السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا محرام الحرام کے اول عشرہ میں شادی، بیاہ یاکسی قسم کی خوشی یااس کی دسویں تاریخ کوفاقہ کرنا ازروئے شرع جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محرم کے پہلے عشرہ میں یاپورے مہینے میں بغیر قصد اتباع خوارج ونواصب کے شادی بیاہ یاکوئی اور تقریب وخوشی کرنی بلاشبہ جائزاورمباح ہے۔ قرآن کریم اورحدیث (صحیح یاضعیف) تودرکنار، کسی صحابہ یاامام سے بھی ان دنوں میں شادی بیاہ یاکوئی اورخوشی کرنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے، اسی طرح دسویں تاریخ کوفاقہ کرنا بھی ثابت نہیں ۔ البتہ صرف دسویں یانویں دسویں دسویں گیارہویں کوروزہ رکھنا ازروئے احادیث معتبرہ ثابت اورباعث اجروثواب ہے ۔ آخرچہارشنبہ اورمحرم کے متعلق ''محدث،، میں متعدد دفعہ مضامین شائع ہوچکے ہیں ملاحظہ کرلیجئے۔

حضرت حسین   کی شہادت کے سبب سے دوبدعتیں پیدا ہوگئیں ہیں:

(1) علی   اہل سے بغض وعداوت رکھنے والوں نے عاشورہ کے دن خوشی اورشادمانی کرنے کی بدعت ایجاد کی، یہاں تک کہ اس دن خوشی کرنے کی فضیلت کی حدیثیں گھڑڈالیں ۔ عاشورہ کے دن سرمہ لگانے، غسل کرنے، اہل وعیال پرتوسعہ اورخلاف معمول بہترین اورعمدہ کھانا کومستحب سمجھنے لگے۔ واضح ہوکہ میرے نزدیک ''توسعہ علی العیال،، والی حدیث (حدیث موضوع ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں : ''من وسع أہلہ یوم عاشوراء ، وسع اللہ علیہ سائرسنتہ،،.

وقال ابن الجوزی فی العلل المتناہیة (909/910)2/62،63 والموضوعات الکبری 2/203 : ''والحدیث غیر محفوظ، ولایثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،،.

وقال ابن عراق فی تنزیہ الشریعة 2/152/157 : ''قلت : قال ابن حجر : منکرجدا   وأخرجہ الدارقطنی فی الافراد، وقال : منکر،، وقال الحافظ ابن تیمیة فی احادیث القصاص : ''قال حرب الکرمانی : سألت احمد بن حنبل عن الحدیث .... ؟ فقال : لاأصل لہ. قلت : وأصلہ من کلام ابراہیم بن محمد بن المتنشر عن ابیہ، قال : بلغنا، ولم یذکر عمن بلغہ،،.

وقال البانی : ''ہوحدیث ضعیف من جمیع طرقہ .... والذین لایثبت بالتجربة،، (مشکوة المصابیح 1/603) وقال المبارکفوری فی مرعاة المفاتیح 6/36 : ,, والمعتمد عندی ہوماذہب الیہ البیہقی، أن لہ طرقا یقوی بعضہا بعضا، إن أسانیدہ الضعیفة أحدثت قوة بالتضام واللہ تعالی أعلم،،.) کی صحت اوراسے قابل اعتبارو التقاوت میں تائل وترددہے۔

(2) شیعیان علی   نے رنج وغم، جزع وفزع، ماتم ونوحہ، گریہ وزاری، مرثیہ خوانی، سینہ کوبی، فاقہ کشی، تعزیہ وغیرہ کی بدعت نکالی اوراس کے متعلق بے شمار حدیثیں گھرکرامت کوگمراہی میں بتلاکردیا ہے۔ یہ دونوں گروہ اہل ہوااوراہل بدع سے ہیں، پس ہمیں نہ شیعیان علی   کی اتباع واقتداء، اورشیعوں کی مخالفت کے ارادہ اورقصد سے خاص عاشورہ کے دن خوشی منانی چاہیے ۔ یہ ارادہ اورنیت نہ ہو کا طریق اختیار کرنا چاہیے اورانہ دشمنان علی   توشادی بیاہ اورخوشی کرنی بلاشبہ جائزہے۔

(محدث دہلی : 9ش : 4، رجب 1360ھ   اگست 1941ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 157

محدث فتویٰ